



عالمی ادارہ صحت (ڈبلیو ایچ او) نے پیشگوئی کی ہے کہ عالمی وبا کورونا وائرس کا خاتمہ قریب ہے۔ امریکی صدر جو بائیڈن کا کہنا ہے دنیا پہلے ہی اس وبا سے باہر آ چکی ہے۔

پاکستان میں سامنے آنے والے شواہد سے بھی ان دعووں کو تقویت ملتی ہے۔

دو سال تک اس مہم کے ذریعے کورونا وائرس سے متعلق جعلی خبروں، عنایت معلومات اور افواہوں کے خاتمے کی کوششیں کی گئیں۔

اب اس سے آگے بڑھتے ہوئے، معلومات کے تبادلے کے صحت مندانہ ماحول کو فروغ دیا جائے گا جس میں ہم پاکستان میں جعلی خبروں اور عنایت معلومات کے وسیع پیمانے پر روکنے کی کوششوں کی رہنمائی اور ان کی معاونت کریں گے۔ اگر اس کی کوئی نئی لہر سامنے نہیں آتی تو ضروری نہیں کہ ہماری مہم کا بنیادی محور کورونا وائرس ہو۔ ہمارا منصوبہ ہے کہ ہم صحت کے حادثات سے جڑی جعلی خبروں (مثلاً پولیو، جو آج بھی پاکستان میں ایک بڑے چیلنج کے طور پر موجود ہے اور لوگوں میں اس کی ویکسین نہ لگوانے کی جھجکپاہٹ کی بڑی وجہ جعلی خبروں کا پھیلنا ہے)، سیاست، سماجی اقتصادی پابندیوں اور دیگر متعلقہ مسائل سے نمٹنے پر اپنی توجہ مرکوز کریں گے۔

اس بلیٹن میں جانئے

کورونا وائرس اور دیگر بیماریوں کے ٹیکسٹ سے متعلق ایڈیشن

کورونا وائرس سے متعلق معلومات

افواہیں اور جھوٹی خبریں

عنایت معلومات روکنے کے لیے چند مشیقاتیں

کوویڈ 19 ڈیش بورڈ (پاکستان)



تصدیق شدہ کیس کل ایکٹو کیس کل رکویرز کل اموات

کل ٹیسٹ
30,984,061

گزشتہ 24 گھنٹے: 3478

تصدیق شدہ کیس
1,574,938

گزشتہ 24 گھنٹے: 25

کل ایکٹو کیس
46

گزشتہ 24 گھنٹے: 4

کل اموات
30,630

گزشتہ 24 گھنٹے: 0

کل رکویرز
1,543,564

گزشتہ 24 گھنٹے: 31

ویکسین کے اعداد و شمار

پہلی ڈوز

139,599,938

گزشتہ 24 گھنٹے: 12351

دوئل ڈوز

132,208,520

گزشتہ 24 گھنٹے: 31709

سنگل ڈوز

47,898,137

گزشتہ 24 گھنٹے: 76041

ویکسین کی کل لگائی جانے والی تعداد

301,236,601

گزشتہ 24 گھنٹے: 120059

کووڈ-19 کے 60 فیصد فیکسز سے پتہ چلا ہے کہ خشک منہ کووڈ-19 کی پہلی علامت ہو سکتی ہے۔

کووڈ-19 جیسی عالمی وباء جس نے پوری دنیا میں لوگوں کی زندگیوں کو غیر معمولی طور پر نقصان پہنچایا ہے، طبی ماہرین ابھی تک اس وائرل انفیکشن کی مختلف علامات کو جاننے کی کوشش کر رہے ہیں۔ حال ہی میں ایسے مریض بھی سامنے آئے ہیں جنہیں کرونا وائرس سے متاثر ہونے کے بعد نئی علامات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ نیشنل انسٹیٹیوٹ آف ہیلتھ کی تازہ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ پورے ملک میں کرونا وائرس سے متاثرہ تقریباً نصف مریضوں میں کرونا کی نئی علامات پائی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک منہ کا خشک ہونا ہے جسے زیر و سطومیا بھی کہا جاتا ہے اور یہ علامت خاص طور پر کووڈ-19 کی ابتدائی حالت میں ظاہر ہوتی ہے۔ وائرس سے متاثرہ مریض، بخار، گلے کی حسرتاش یا ان سے متعلقہ دیگر علامات سے چند دن پہلے بھی اس علامت کو محسوس کر سکتے ہیں۔

نئے کرونا وائرس انفیکشن کی علامات کا ظاہر ہونا، آپ کو بنیادی طور پر اپنی صحت کا خیال رکھنے، میڈیکل ڈاکٹر سے مشورہ کرنے، اور اپنے ارد گرد کے لوگوں کو متاثر ہونے سے بچانے کے لئے ضروری اقدامات اٹھانے کی تنبیہ ہوتی ہے۔ تاہم وائرس میں حالیہ تغیرات کی وجہ سے عام، غالب اور ابتدائی علامات بھی تبدیل ہوتی رہتی ہیں۔

کرونا وائرس سے متاثرہ مریضوں کو خشک منہ کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل دیگر علامات کا سامنا بھی ہو سکتا ہے۔



بخار



نہ رکنے والی کھانسی



ذائقہ یا پکھنے کی حس کا ختم ہونا



تھکاوٹ کا ہونا



جسم میں شدید درد



سر درد ہونا



ناک کا بہنا یا بند ہو جانا



اسہال کا ہونا



بیماری کا احساس ہونا



بھوک کا نہ لگنا



انس لینے میں دشواری ہونا



گلے کی حسرتاش

SOURCE: [ENTERTAINMENT TIMES](https://www.entertainmenttimes.com)

جعلی خبروں کے تعلیم پر اثرات

جدید ٹیکنالوجی اور انٹرنیٹ تک با آسانی رسائی سے بچوں اور نوجوانوں کی طرف سے سوشل میڈیا کے استعمال میں اضافہ دیکھنے میں آیا ہے، یہی وجہ ہے کہ ملک کے نوجوان جعلی خبروں سے سب سے زیادہ متاثر ہو رہے ہیں۔ جعلی خبریں سب سے زیادہ بچوں کو اس لئے متاثر کرتی ہیں کیونکہ وہ سوشل میڈیا پر چلنے والی عنلط معلومات پر جلدی یقین کر لیتے ہیں، جس کا کوئی قابل اعتماد ذریعہ نہیں ہوتا، اور یوں پھر وہ اپنے نوجوان بہن بھائیوں اور دوستوں کے ساتھ اسکولوں اور کالجوں میں انہی عنلط معلومات کا تبادلہ کرتے ہیں۔ اس طرح پھر یہ عنلط معلومات معاشرے کے تمام نوجوانوں تک پھیل جاتی ہیں۔



بچوں اور نوجوانوں تک پہنچنے والی عنلط معلومات ایک سنجیدہ مسئلہ بن سکتا ہے کیونکہ یہ منفی معلومات نوجوانوں کے سوچنے کے عمل کو بری طرح متاثر کر سکتی ہیں۔ عام طور پر نوجوان اور طلباء درست اور عنلط معلومات اور آن لائن دستیاب مواد کو جانچنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔

جعلی خبروں کی انٹرنیٹ پر بہت زیادہ رسائی ہے اور بہت سے لوگ ان عنلط معلومات پر یقین بھی کر سکتے ہیں کیونکہ ان جعلی معلومات کو اس انداز سے پیش کیا جاتا ہے جس سے لگتا ہے کہ یہ معلومات واقعی درست ہیں۔ اس حوالے سے معاشرے کے دیگر طبقات کی نسبت طلباء اور نوجوان لوگ جعلی خبروں اور سوشل میڈیا پر وائرل ہونے والی پوسٹوں سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں اور اس طرح ان کے سیکھنے کے عمل کیساتھ ساتھ مثبت سوچ کی صلاحیت بھی متاثر ہوتی ہے۔ جعلی خبریں نوجوانوں کے رویوں کو بھی متاثر کر سکتی ہیں۔

جعلی خبریں اور عنلط معلومات طلباء کو مختلف بہانے تلاش کرنے، دیگر طلباء کے خیالات کو متاثر کرنے، الجھانے، سچائی کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنے اور افواہیں پھیلانے کی حوصلہ افزائی کرتی ہیں۔ ایسا عمل اسکول کے بچوں میں تقسیم اور گھبراہٹ کا باعث بن سکتا ہے جہاں بچے طعنہ مزاج میں ہوتے ہیں اور یقین نہیں رکھتے کہ کس پر بھروسہ کیا جائے

جعلی خبروں کے ذرائع کون سے ہیں اور یہ دنیا بھر میں کیسے پھیلتی ہیں؟



سوشل میڈیا، جیسا کہ فیس بک، انسٹاگرام، اسنپ چیٹ، اور ٹویٹر وغیرہ، کوئی بھی معلومات پھیلانے کے تیز ترین ذرائع ہیں۔ معلومات اس لئے پھیلائی جاتی ہیں تاکہ دوسرے لوگ اس کو دیکھیں، جانیں اور دیگر لوگوں کیساتھ شیئر کریں۔ لیکن بلخصوص جب جعلی معلومات سوشل میڈیا پر شیئر کی جاتی ہیں تو وہ حقیقی خبروں کی نسبت "زیادہ تیزی سے اس لئے پھیلتی ہیں کیونکہ وہ حقیقی خبروں کی نسبت زیادہ سنسنی خیز انداز میں پیش کی جاتی ہیں لہذا لوگوں کی توجہ کا مرکز بن جاتی ہیں۔



خاص طور پر نو عمر نوجوانوں میں زیادہ توجہ حاصل کر لیتی ہیں کیونکہ وہ پوسٹ لگانے والے افراد کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں رکھتے جو کسی مطلوبہ مقصد کے لئے جعلی پوسٹیں لگاتے ہیں۔

عنلط معلومات کسی اسکول سے بھی پھیلائی جاسکتی ہیں جہاں کسی طالب علم نے عنلط معلومات پر مبنی کہانی پوسٹ کی اور پھر اس کے دیگر دوستوں نے اس کہانی پر یقین کر لیا۔ عنلط معلومات بہت آسانی سے پھیل سکتی ہیں کیونکہ کوئی بھی طالب علم عنلط معلومات اپنے دیگر طلباء کے ساتھ شیئر کر سکتا ہے اور وہ آگے دیگر طلباء اور کلاسز میں شیئر کر سکتے ہیں اور وہ پھر مزید آگے اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کیساتھ شیئر کر سکتے ہیں اور یوں ایک پوری لہر بن جاتی ہے جو مسلسل پھیلتی رہتی ہے۔

گوگل بھی عنایت معلومات پھیلاتے والوں کے لئے ایک ذریعہ ہو سکتا ہے۔ وہ ٹاپ ٹرینڈ کرنے والی یا کسی مشہور ویب سائٹ جیسی کوئی جعلی سائٹ بنا سکتے ہیں اور اس پر پھر کوئی جعلی مواد ڈال کر مزید آگے دوسروں کیساتھ شئیر کر سکتے ہیں۔ اس وقت بہت سے لوگ انٹرنیٹ تک رسائی حاصل کر رہے ہیں اور وہ امیر اد جن کی سوشل میڈیا تک رسائی یا دلچسپی نہیں ہے اور وہ زیادہ تر خبروں اور دیگر معلومات کے لئے گوگل کا استعمال کرتے ہیں، انہیں یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ گوگل پر بھی بہت سی جعلی خبریں ہو سکتی ہیں۔

جعلی خبروں سے کیسے نمٹ جائے؟

خبر کے درست یا جعلی ہونے کو جاننے کے لئے طلباء کو اس کے ذرائع پر نظر ڈالنی چاہیے۔ میری رائے میں کالجز اپنے طلباء کو جعلی خبروں کے بارے میں پڑھا کر یا عنایت معلومات کی نشاندہی کر کے جعلی خبروں کو روکنے میں مدد کر سکتے ہیں۔ جبکہ اسکولوں کو چاہیے کہ وہ اپنے طلباء کو جعلی معلومات سے متعلق آگاہ کریں اور نوجوانوں کو بتائیں کہ جعلی خبریں یا معلومات ان کی ذہنیت اور تعلیم کے لئے کتنی خطرناک ہو سکتی ہیں۔ طلباء کو چاہیے کہ کوئی بھی فیصلہ کرنے سے پہلے خبروں کے ذرائع پر پوری توجہ دیں اور کوئی چیز منرض کرنے میں احتیاط کریں۔



اسکول طلباء کو کوئی بھی معلومات آن لائن دیکھنے کے بعد کچھ احتیاطی تدابیر پر عمل کرنے کے قابل بنا کر جعلی خبروں کو پہچاننے میں مدد کر سکتے ہیں، چند اقدامات مندرجہ ذیل ہیں



طلباء کو اپنی تنقیدی ذہنیت کو مندرغ دینا چاہیے کیونکہ بہت سے لوگ کسی خاص مقصد کے لئے ذہنی جذبات کو ابھارنا چاہ رہے ہوں گے، جس کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ وہ طلباء کی توجہ حاصل کرنا چاہ رہے ہوں کیونکہ نوجوان لوگ سوشل میڈیا پر زیادہ متحرک نظر آتے ہیں اور ممکنہ طور پر وہ معلومات کو اپنے دیگر رشتہ داروں اور دوستوں کیساتھ شئیر بھی کر رہے ہوتے ہیں۔



طلباء کو کوئی بھی کہانی / معلومات پڑھتے وقت اس کے ذرائع پر ضرور نظر ڈالنی چاہیے، خاص طور پر اس وقت جب وہ کہانی ان کی نظروں سے پسلی دغہ گزر رہی ہو۔ انہیں مصنف کے ماہر ہونے کے بارے میں اور کہانی کی پیچھے محرکات کے بارے میں ضرور سوچنا چاہیے۔ یہ بھی دیکھیں کہ یہ ایک مشہور خبر ہے یا کسی کا غیر عوامی بلاگ ہے۔ طلباء کو اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہیے کہ کیا یہ معلومات کسی جعلی ویب سائٹ کے ذریعہ تو نہیں پھیلائی جا رہی جو کسی مستند، حقیقی اور تصدیق شدہ معلوماتی ویب سائٹ کی طرح پیش کی جا رہی ہوں یا انکے نام یا انٹرنیٹ یو آر ایل میں تھوڑی تبدیلی کر کے استعمال کی جا رہی ہوں۔ مثال کے طور پر حقیقی معلومات والی ویب سائٹ: www.uknews.stay.com ہو سکتی ہے اور جعلی ویب سائٹ www.uknews.com ہو سکتی ہے۔



طلباء کو خبر کی درستگی کو چیک کرنے کے لئے مختلف دیگر ویب سائٹس وزٹ کرنی چاہیے۔ اگر انہیں دیگر ویب سائٹس وزٹ کرنے سے اوپر والی چند خبروں میں وہ خبر مل جاتی ہے تو پھر انہیں یقین کر لینا چاہیے کہ وہ خبر درست ہے، اور اگر ایسا نہیں ہے تو پھر انہیں یقین کر لینا چاہیے کہ خبر جعلی ہے۔ جب لوگ حقیقی اور جعلی خبروں کے درمیان منرق اور جعلی خبروں کی تصدیق کے لئے کام کرتے ہیں تو انہیں حقائق کی جانچ پڑتال کب جاتا ہے۔

جھوٹی اور من گھڑت خبروں کاپت کیسے لگا سکتے ہیں؟



ذرائع کا جاننا

کہانی سے متعلق ویب سائٹ، اس کے مقصد اور ریلیٹر کے طور پر دی گئی معلومات پر تحقیقات کریں۔



کہانی سے ہٹ کر پڑھیں

کہانی کی شہ سرخیاں لکھنے کے حاصل کے لئے استعمال ہو سکتی ہیں۔ لہذا مجموعی طور پر پوری کہانی کو پڑھیں۔



مصنف کے بارے میں جاننا

مصنف کے حقیقی اور متاثرہ اعتبار ہونے کے بارے میں تحقیق کریں۔

معاون ذرائع

کہانی میں دیئے گئے لنکس پر کلک کریں، یہ چیک کریں کہ آیا دیئے گئے لنکس واقعی اصل کہانی کو بیان کرتے ہیں۔



تاریخ چیک کریں

گزشتہ کہانیوں کو دوبارہ اب لوڈ کرنے کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ وہ نئے واقعات سے متعلق ہیں۔



کہانی کے مذاق یا طنزیہ ہونے کو I چیک کرنا

کہانی میں دیکھیں کہ کوئی طنزیہ مواد تو شامل نہیں ہے، تصدیق کے لئے مصنف اور ویب سائٹ پر تحقیقات کریں۔



تعصب داری چیک کرنا

اس بات پر بھی غور کریں کہ آپ کے اپنے اعتقاد کسی کہانی کو جاننے کی اہلیت پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔



متعلقہ ماہرین سے تصدیق کرنا

مختلف کتابوں کا مطالعہ کریں اور فریکٹ چیکنگ سائٹ سے تصدیق کریں۔

